© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

عروسِ دہر نے اپنے رُخ کا ایک اور نقاب الٹ دیا ۔ پندرھویں صدی ہجری اپنی عمر کی دوسری
میں داخل ہو گئی ۔ اور اس کے ساتھ ہی الحق نے اپنی حیاتِ مستعار کے سترویں سال میں قدم رکھا اور اسکے
کے سولہ برس پورے ہو گئے ۔ حالات کی ناسازگاری، وسائل کی کمی، اگر درپیش کی مشکلات کو دیکھتے ہوئے
سال ایک دینی و علمی مجلّہ کیلئے کچھ کم عرصہ نہیں جب زمانہ اپنی قدریں بدل جائے، ماحول اجنبی ہو۔ ہر
کے تھپیڑے حق و صداقت کی دھیمی سی لو بھی برداشت نہ کر سکیں ۔ ایسے میں حق کی یہ قندیل اگر روشن رہی
تاکہ یہیں ظلم و باطل بد دینی اور لاعلمی کی تاریکیوں سے مقابلہ کرتی رہیں تو یہ محض اس خدائے کریم و رحیم کی کرم گستری کا
نتیجہ ہے جس نے بے سروسامانی اور غربت کے عالم میں اسلام کو پھیلایا چمکایا اور عروج تک پہنچایا
باقی و دائم رکھا ۔ اور اس کے ظہور و ارتقاء اور بقاء کو کبھی بھی مخلوق کے مادی اور حقیر اسباب کا منت پذیر نہ
اس نے ایک ایسی وادیٔ سنگلاخ میں الحق کو پروان چڑھایا جو اردو صحافت و ادب اور مجلات و رسائل کی
ناآشنا تھی تو اسکی قدرت کی ہمہ گیری سے کیا بعید تھا ۔ اس میں کسی حقیر بندے کا کوئی کمال ہے نہ کوئی زعم !

جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ کہ ہو گا تیرے کرم سے ہو گا

پھر اس خدائے حی و قیوم کریم و عظیم کا شکریہ کیسے ادا کیا جائے جس نے نہایت ناساعد حالات میں
الحق کو کلمۂ حق کہنے اور گھرے ظلمتوں میں بھی جادۂ حق کی نشاندھی کرتے رہنے کی توفیق دی اور اس راہ میں الحق
کبھی بھی کسی طمع و لالچ یا خوف و رعب پر استوار نہ ہوا ۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے کسی موقف سے اصحابِ نظر و
دانش کو اختلاف ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسکی کسی قائم کردہ رائے کو غلط سمجھا گیا ہو اور فی الواقع بھی غلط ہو
علیم و بصیر جو دلوں کے حال کو جانتا ہے ۔ وہ اس حقیقت کے سب سے بڑھ کر شاہد عادل ہوں گے کہ
لغزش تو ہو گی مگر کسی ملی و دینی معاملہ میں ایک رائے قائم کرنے کا محرک کبھی بھی ضمیر فروشی، طمع و رغبت یا خوف
نہیں بلکہ ملت کی فلاح و اصلاح اور امتِ مسلمہ کی خیر خواہی و نصح رہی ہو گی ۔ جو بات ملک و ملت دین و ایمان
لئے اصلح و صالح اور یا پھر اھون البلیتین کے درجے میں بھی سمجھی گئی ۔ تو پھر اس کے اظہار و اختیار کرنے
بھی مصلحت اور رعایت، جماعتی وابستگی اور گروہی تعصب قسم کی چیزوں کو رکاوٹ نہیں بننے دیا گیا جس

© rasailojaraid.com